© rasailojaraid.com

ردّ عقائد بدعیہ حصہ اوّل مؤلفہ جناب مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی ۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۱۶۰ کتابت و طباعت بہتر قیمت ایک روپیہ ۔ ملنے کا پتہ ۔ مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی دارالاقامہ ۱۶/۷۵ پانڈے حویلی مدن پورہ بنارس یوپی (انڈیا)

مولانا نذیر احمد رحمانی نے مشہور مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ کے آرگن ماہنامہ "محدث" کی ادارت کے زمانے میں اس میں ایک مقالہ "احسان عظیم" کے نام سے لکھنا شروع کیا تھا جو مئی ۱۹۴۶ء سے ستمبر ۱۹۴۷ء تک مسلسل جاری رہنے کے باوجود بھی نامکمل رہ گیا ۔ حسب تصریح مولانا موصوف آپ کا منشا اس مضمون کے لکھنے سے یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں یہ ثابت کیا جائے کہ کس طرح آپ کی بعثت ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان ہے ۔ مگر ابھی عقائد کے متعلق بحث لکھی جا رہی تھی کہ ملک کی تقسیم کا افسوسناک حادثہ پیش آگیا اور سارا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ۔ اس علمی اور مفید مقالہ کو ضروری ترمیم و اضافہ کے بعد اب کتابی شکل میں جمع فرمایا ہے ۔

کتاب کے ابتدائی حصہ میں عقائد کی اہمیت ، توحید کی تعلیم ، شرک کی نفی عمومی طور پر بیان کرنے کے بعد رسول کی بشریت کو بدلائل ثابت کرتے ہوئے بہ واضح کیا گیا ہے کہ رسول کا عبد (بشر) ہونا کیوں ضروری ہے ۔ اور مخالفین رسول کو بشر ماننے میں کیوں تامل کرتے ہیں ۔

علم غیب پر بحث کرتے ہوئے سب سے پہلے عام مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے پھر مخالفین (مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ، مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی) کے عقائد کی تصریح کے بعد ان کے متمسکات ذکر کر کے بڑی مدلل بحث فرمائی گئی ہے اور عقلی و نقلی ، صرفی و نحوی ، اور منطقی دلائل سے ان کی خوب خوب تردید کی گئی ہے یہ بحث صفحہ ۴۲ سے لیکر آخر کتاب تک ۱۲۸ صفحات میں پھیلی ہوئی ہے ۔

اسکے ضمن میں فاضل مصنف نے بڑے بڑے علمی نکتے بیان فرمائے ہیں مثلاً مفاتیح الغیب کی تشریح لفظ "ما" اور "کل" کا مفہوم سمجھانے میں کافی محنت کی گئی ہے ۔ اس طرح فضائل اعمال میں ضعیف کی حیثیت کا مبحث بڑی قابلیت اور جامعیت سے لکھا گیا ہے انداز بیان اتنا سہل اور دلنشین ہے کہ باوجود خشک علمی بحث ہونے کے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا طرز تحریر ایسا کہ قاری اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اگر اس کتاب کو جدید طریقے سے مولانا مرتب فرما دیتے ۔ تو افادی اور تبلیغی حیثیت کتاب کی بہت بڑھ جاتی امید ہے کہ اس کے دوسرے ایڈیشن اور باقی حصوں میں اس مشورہ کو ملحوظ رکھا جائے گا ۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کی اشاعت کی جائے کیونکہ ادھر چند برسوں سے اپنے "توحید کی تبلیغ میں" تساہل ہو گئے ہیں ۔ اسی قدر ان کے مقابل بدعی عقائد کے پھیلانے میں تیز تر ہو گئے ہیں ۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ مولانا دوسرے حصے بھی جلد از جلد تکمیل فرمائیں گے ۔

© rasailojaraid.com

ملحوظہ :- یہ کتاب پاکستان میں المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور سے مہیا ہو سکے گی ۔